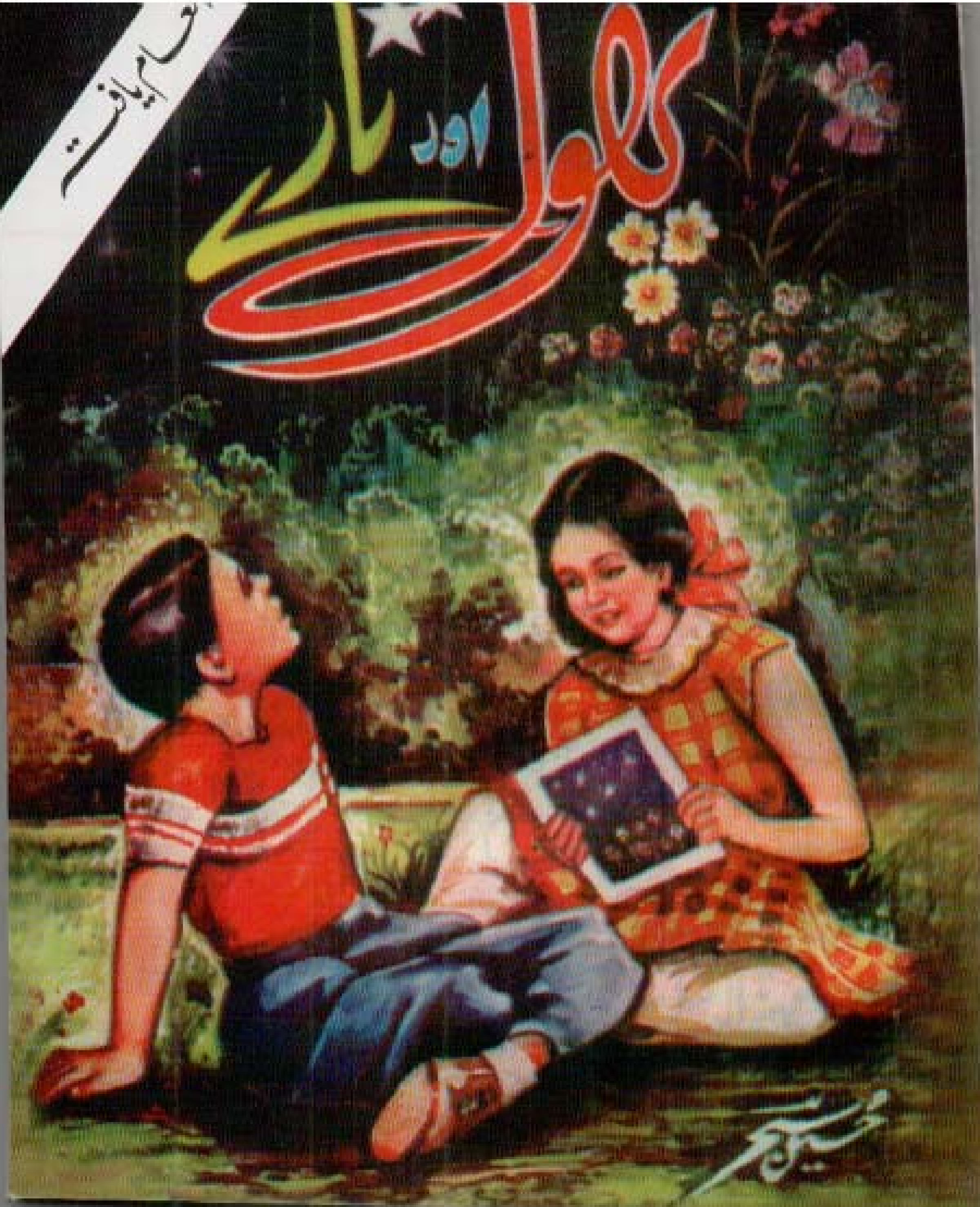
ایم اے فرحت
اور

پُھول اور تارے

(بچوں کیلئے نظمیں)

(ترمیم و اضافہ شدہ)

حسین سحر

سحر سنز ملتان

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

اشاعت اول:	1976ء
اشاعت دوم:	1984ء
اشاعت سوم:	2011ء
اشاعت چہارم:	2012ء
اہتمام:	الکتاب گرافکس
سرورق:	استاد فدا آرٹسٹ
مطبع:	عاتکہ پرنٹرز ملتان
ناشر:	سحر سنز ملتان
قیمت:	70/- روپے

اس کتاب کو پاکستان رائٹرز گلڈ کی جانب سے ۱۹۷۷ء میں یو بی ایل ادبی انعام اور ۱۹۸۳ء میں اہل قلم ایوارڈ دیا گیا۔

ملنے کا پتا

کتاب نگر۔ حسن آرکیڈ ملتان ۔061-4510444

انتساب

ننھی اُسوہ اور عروہ کے نام

تشکر

اس کتاب کی اکثر نظمیں بچوں کے مختلف رسالوں میں چھپ چکی ہیں اور کچھ ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلی ویژن کے بچوں کے پروگراموں میں نشر ہو چکی ہیں۔ چنانچہ ایسی تمام نظمیں متعلقہ رسالوں اور نشریاتی اداروں کے شکریے کے ساتھ اس مجموعے میں شامل کی جا رہی ہیں!

فہرست

☆چند باتیں	8	☆آزادی کا گیت	29
☆سب کا والی	17	☆وطن کا گیت	31
☆نعت	18	☆قائداعظم زندہ باد	33
☆قرآن	19	☆گیت	35
☆نماز	20	☆ہاتھ میں ڈالے ہاتھ	37
☆دعا	21	☆اپنا وطن ہے پاکستان	39
☆علم	22	☆یہ دیس ہے ہمارا	41
☆کتاب	23	☆ہم سب پاکستانی ہیں	43
☆آرزو	24	☆چودہ اگست کے دن	44
☆ارادے	25	☆اونچا رہے گا پرچم ہمارا	45
☆اچھی باتیں	26	☆آزادی	46
☆چھوٹی چھوٹی باتیں	27	☆یومِ آزادی	47
☆پاکستان	28	☆قائداعظم	49

☆نیا سال	50	☆برسات	66
☆عید آئی ہے	51	☆ناؤ	67
☆آکاش	52	☆چھٹی کا دن	68
☆سورج	53	☆آنکھ مچولی	69
☆سویرا	54	☆توڑ رہی ہے پھول	71
☆جگوری	55	☆کول مٹول	72
☆رات	57	☆گنتی	73
☆تارے	58	☆ٹیلی ویژن	74
☆کہکشاں	59	☆مصنوعی سیارہ	75
☆چندا ماموں	60	☆مینا	76
☆چاندنی رات	61	☆مرغا	77
☆چاند کی ناؤ	62	☆مور	78
☆سردی	63	☆سپیرا	79
☆گرمی	64	☆شہزاد	80
☆بہار	65	☆فوزی	81

☆عافی	82	☆امن کا گیت	95
☆مہزاد	83	☆گیت	97
☆شوذب	84	☆ماں کی آرزو	99
☆شہروز مہروز	85	☆لوری	100
☆ننھی اُسوہ	87	☆لوری	101
☆عروہ رانی	89	☆لوری	102
☆عروہ کی گڑیا	91	☆نندیا پری	103
☆منے کا گھوڑا	92	☆گیت	104
☆سرگم کا گیت	93	☆نغمہ	106

☆ ملتان کی سیر 108

چند باتیں

☆

بچے کسے پیارے نہیں ہوتے؟ ان کی پیاری پیاری باتیں ان کو اور بھی پیارا بنا دیتی ہیں۔ یہی پیار ہوتا ہے کہ ماں بچے کو لوری دے دے کر سلاتی ہے۔

سوجا ، سوجا ، پیارے سوجا
ماں کے راج دُلارے سوجا

یہ ننھا منا بچہ ماں کی لوری کو نہ سمجھتے ہوئے بھی لطف اٹھاتا ہے اور میٹھی نیند سو جاتا ہے۔ یہ تھی ماں کی محبت جس نے ننھے منے کے دل کو لُبھایا اور سکھ پہنچایا۔ یہ جذبہ ہر ایک کے دل میں ہو سکتا ہے۔ لیکن اس جذبے سے ہر ایک کام نہیں لے سکتا۔ اسی لئے ''بچوں کے ادب'' میں بھی پیار کے جذبے، لُبھاؤ کی کیفیت اور چاؤ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ یہ آسان ہوتے ہوئے بھی بڑا مشکل ہے۔

1857ء سے پہلے کے دور میں بچوں کے متعلق ہمیں بہت کم چیزیں ملتی ہیں۔ درسی کتابوں کے علاوہ بچوں کی دلچسپی کیلئے کوئی کتاب یا کوئی نظم وغیرہ نہیں ملتی۔ البتہ جب مرزا غالب نے حسین علی خاں اور باقر علی خاں کے پڑھانے کیلئے ''قادر نامہ'' لکھا تو اس میں دلچسپی پیدا کرنے کیلئے بچوں کے مزاج کو سامنے رکھتے ہوئے دو غزلیں اضافہ کریں۔ جن میں کچھ

مزاح کا رنگ ہے۔لیکن بچوں کے مذاق کے مطابق!

1857ء کے بعد جب اردو ادب نے ایک نئی کروٹ لی تو مولوی محمد اسماعیل میرٹھی نے بچوں کیلئے بڑی پیاری پیاری نظمیں لکھیں، جن میں بڑا اچھا رچاؤ ہے۔اس دور میں اگر آپ کسی بچے سے کہتے کہ وہ پن چکی کی نظم سنائے تو وہ آپ کو جھوم جھوم کر اور مزے لے لے کر سناتا۔

نہر پر چل رہی ہے پن چکی
دُھن کی پوری ہے کام کی پکی

بڑوں سے پوچھئے تو جھٹ تیوری پر بل پڑ جائیں گے کہ یہ کوئی شعر ہے؟ بالکل درست کہ یہ شعر بڑوں کیلئے نہیں، بچوں کیلئے ہے۔ان ہی کے مزاج سے ہم آہنگ ہے۔

کوے ہیں سب دیکھے بھالے
چونچ بھی کالی ، پر بھی کالے

بچے خوشی سے پڑھتے ہیں۔کیونکہ یہ ان کی طبیعت سے مناسبت رکھتا ہے۔اب بات یہ بنی کہ بچوں کی نظم وہ نظم کہلائے گی۔جو ان کی طبیعت سے مناسبت رکھے۔زیرِ نظر کتاب میں بچوں کی اسی نفسیاتی کیفیت کو پیشِ نظر رکھ کر یہ نظمیں لکھی گئی ہیں۔شاعر کا یہ جذبہ قابلِ قدر ہے کہ وہ کہیں بھی بچوں کے ماحول سے آگے نہیں بڑھا۔بچپن کی پیاری پیاری باتیں ان سب نظموں میں ہیں۔وہی پیاری زبان جس میں کوئی لفظ بچوں کیلئے نامانوس نہیں۔مگر "دعا" والی نظم ذرا بچوں کی زبان سے بلند ہے۔کیونکہ اس میں بچہ جو کچھ دُعا مانگتا ہے وہ آئندہ کی باتیں ہیں اور آئندہ وہ بچہ یقیناً بڑا بن جائے گا۔اس لئے زبان بھی بڑوں کی استعمال کی ہے۔

ان نظموں میں بعض نظمیں دورِ حاضر کے بچوں کیلئے زیادہ دلچسپ ہیں۔کیونکہ ان میں

تمام ایسی باتیں ہیں جن کا تعلق دورِ حاضر سے ہے۔مثلاً ٹیلی ویژن اور مصنوعی سیارہ وغیرہ۔ان کے علاوہ کچھ نظمیں ایسی بھی ہیں جو اپنے اندر آفاقیت کا پہلو لئے ہوئے ہیں اور جن میں ماضی کے تصورات کے ساتھ ساتھ مستقبل کیلئے بھی دلچسپی کا سامان موجود ہے یعنی یہ نظمیں ایسی ہیں جو ہر دور سے مطابقت رکھ سکتی ہیں۔لیکن ان کا اندازِ بیان اپنے اچھوتے پن کی وجہ سے دورِ جدید ہی سے متعلق قرار پا جائے گا۔مثلاً "سویرا" ایسی نظم ہے۔جو خیال اور بیان کے لحاظ سے بڑی پیاری نظم ہے۔اور بچوں کے دل لُبھانے کیلئے اس کا آہنگ بڑا رچا ہوا ہے۔

لیجئے صاحب ذرا اپنا بچپن یاد کر لیجئے۔اور تصور کیجئے کہ ساتھیوں کا جمگھٹا ہے۔کسی ندی یا تالاب کے کنارے پہنچ گئے ہیں اتنی جرأت اور حوصلہ تو نہیں کہ خود کودیں اور تیریں۔اس شوق کو کاغذ کی ناؤ سے پورا کیا جاتا ہے۔یہی "ناؤ" جب نظم کی صورت اختیار کرتی ہے تو یہ بات بنتی ہے۔

شوذب آؤ جاذب آؤ
اِک چھوٹا سا کاغذ لاؤ
کاغذ کو اب تھوڑا موڑو
بن جائے گی پھر اک ناؤ

اور انجام میں کتنا اچھا سبق ہے۔

تب مانیں گے جب تم اس کو
ندی کے اس پار لگاؤ

یہ عزم و حوصلہ کا سبق دینے کا انداز بڑا اچھا ہے۔

بچپنے میں لوری تو ہر ایک نے سنی ہوگی۔ کیونکہ وہ ماں کی محبت کے اظہار کا ذریعہ ہوتی ہے لیکن "جگوری" آپ میں سے کسی نے نہیں سنی ہوگی۔ کیونکہ یہ جگوری بہن کی محبت کا اظہار ہے۔ ویسے یہ کوئی لازمی نہیں ہے کہ جگوری میں بہن ہی جگانے والی بنے۔ یہ ہر ہستی سے متعلق ہوسکتی ہے۔ لیکن نفسیاتی طور پر دیکھا جائے تو ایک بہن صحیح معنوں میں اپنے بھائی کی ترقی کی جتنی خواہاں ہوتی ہے اور کوئی نہیں۔ "جگوری" بھیا کو بیدار کرنے کیلئے گائی جاتی ہے۔ اور اس میں اسے یہی ترغیب دی جاتی ہے کہ آرام کا وقت گزر چکا ہے تمام دنیا اپنے کاروبار میں مشغول ہے۔ تم بھی اُٹھو اور مشغولِ کار ہو جاؤ۔

لفظِ "جگوری" ہمارے ادب میں بالکل نیا عنوان ہے۔ اور ایک حیثیت سے دیکھا جائے تو بالکل نئی صنفِ سخن۔ کیونکہ مولانا اسماعیل میرٹھی یا دوسروں کے ہاں جو صبح کی بیداری سے متعلق نظمیں ملتی ہیں ان میں انسان انسان کو بیدار نہیں کرتا۔ بلکہ مظاہرِ فطرت میں سے کوئی ایک مظہر بیداری کا پیغام دیتا ہے۔

باتیں تو بہت ہیں کہنے کو لیکن پھر سہی۔ اب تو یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ خود نظمیں پڑھیں گے اور محظوظ ہوں گے لیکن نظمیں پڑھتے وقت گنگنایئے گا ورنہ لطف آدھا حاصل ہوگا۔

سید قدرت نقوی (کراچی)

☆

پروفیسر حسین سحر صاحب بڑوں کے علاوہ بچوں کیلئے بھی نظمیں اور گیت لکھتے ہیں جو پاکستان میں چھپنے والے بچوں کے مختلف رسالوں میں چھپتے ہیں، یہ سلسلہ ایک طویل عرصے سے جاری ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے ملک کے بہت سے بچے سحر صاحب کے نام سے خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ بلکہ اب تو کئی بچے ان کی نظمیں پڑھتے پڑھتے بڑے بھی ہو گئے ہوں گے۔ سحر صاحب کی یہ نظمیں اور گیت بچوں میں کافی مشہور اور مقبول ہیں۔

سحر صاحب میرے بہت پرانے اور عزیز دوست ہیں۔ میں نے انہیں بہت نزدیک سے دیکھا ہے۔ وہ بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں۔ ان کی ایک قابلِ ذکر خوبی یہ ہے کہ ملک قوم کے بچوں کے ساتھ انہیں بہت محبت ہے وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کے بچے نیک، قابل اور محنتی بن جائیں۔ یہ بات ان کی نظموں سے بھی ظاہر ہے۔ اگر انہیں اپنی قوم کے بچوں کے بہتر مستقبل کا خیال اور اس سے دلچسپی نہ ہوتی تو وہ ایسی پیاری پیاری نظمیں اور اتنے اچھے اچھے گیت لکھ ہی نہیں سکتے تھے۔ یہ نظمیں اور گیت ان کی محبت کا بہت بڑا ثبوت ہیں۔ حُسنِ اتفاق سے مجھے بھی ایک لمبے عرصے سے ان کی لکھی ہوئی نظمیں پڑھنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ مجھے بھی ان کی اکثر نظمیں بہت پسند ہیں۔

سحر صاحب بچوں کے دلوں اور ذہنوں میں اسلام، ملک اور قوم کے علاوہ اخلاق اور نیکی سے محبت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی آرزو ہے کہ بچوں کو اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا احساس ہو۔ اور اس طرح انہیں اللہ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ گرامی سے محبت ہو۔ یہ جذبہ

ان کی لکھی ہوئی حمدوں اور نعتوں سے ظاہر ہے۔ انہیں اپنے دین سے محبت ہے۔ وہ عام بچوں میں بھی یہ محبت دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ”قرآن“ اور ”نماز“ وغیرہ عنوانوں پر اسی خیال سے نظمیں لکھی ہیں۔ سحر صاحب بچوں میں علم اور نیکی بھی عام کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ان کی نظمیں ”کتاب“، ”علم“ اور ”آرزو“ وغیرہ پڑھیں تو میری اس بات کا ثبوت مل جائے گا۔

سحر صاحب نے اپنے پیارے وطن پاکستان اور اس کی آزادی کے بارے میں بھی کئی نظمیں لکھی ہیں۔ وہ بچوں میں اپنے اردگرد کا تصور بیدار کرنے کیلئے کبھی سویرا اور رات، کبھی بہار، سردی، گرمی۔ کبھی آکاش، تارے، کہکشاں، چاندنی رات، سورج وغیرہ کے بارے میں بھی پیاری پیاری نظمیں لکھتے ہیں۔ ایسی مفید نظموں کے علاوہ سحر صاحب کی نظموں میں گول مٹول، آنکھ مچولی، ٹیلی ویژن، مصنوعی سیارہ، مرغا، مور، مینا وغیرہ جیسی دلچسپ اور معلوماتی نظمیں بھی شامل ہیں۔

میرا خیال ہے کہ اور مثالیں دینے کی بجائے میں بچوں کو مشورہ دوں کہ وہ ہر نظم خود خوب غور سے اور دل لگا کر پڑھیں۔ اور ہر نظم کی لفظی اور معنوی تمام خوبیوں کا اندازہ بھی خود ہی کریں۔ پھر انہیں یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ سحر صاحب نے نہایت سادہ اور آسان انداز سے بچوں کیلئے کتنی پیاری نظمیں لکھی ہیں۔

میرا یہ بھی خیال ہے کہ میں اب اس بات کو زیادہ لمبا نہ کروں۔ اور بچوں کو یہ بھی مشورہ دوں کہ وہ یہ کتاب غور، محبت اور دلچسپی سے پڑھنا شروع کر دیں۔ آخر میں اس دعا پر اپنی یہ بات ختم کرتا ہوں کہ حسین سحر کی یہ کتاب ”پھول اور تارے“ زیادہ سے زیادہ مقبول ہو۔ اور بچے ان نظموں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر کے قوم کے نیک، قابل اور محبِ وطن شہری بنیں۔ (آمین)

خالد بزمی (لاہور)

☆

”بچوں کیلئے لکھنا بڑا مشکل ہے“ یہ جملہ دن میں کئی بار سننے میں آتا ہے لیکن جب بچوں کے لٹریچر پر نظر ڈالتے ہیں تو وہاں اور چیز مشاہدے میں آتی ہے یعنی بچوں کے لٹریچر لکھنے والے سب ہی بچے ہوتے ہیں، کوئی پرائمری کا طالب علم اور کوئی مڈل کا، گویا بچوں کیلئے لکھنا محض بچوں کا کھیل ہے، یا اگر بچوں کیلئے لکھنا بہت مشکل ہے تو اس مشکل کو محض بچے ہی آسان کر سکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ بچوں کی غلط سلط نظم و نثر کے نمونے آئے دن پاکستان کے بڑے بڑے پرچوں میں نظر آتے رہتے ہیں۔

میرے خیال میں محض یہی بات بچوں کے ادب میں جمود کا باعث ہے، ہمارے بڑے ادباء اور شعراء جن میں سید عابد علی عابد، حفیظ جالندھری، احمد ندیم، قاسمی وغیرہ شامل ہیں، اپنے ادبی آغاز کے زمانے میں تو بچوں کیلئے بہت کچھ لکھا کرتے تھے، لیکن جب انہیں یہ یقین ہوا کہ اب ہمیں لکھنا آگیا ہے تو پھر انہوں نے بھولے سے بھی کبھی بچوں کیلئے کچھ لکھنے کی کوشش نہیں کی، ایک صوفی تبسم اس سے مستثنٰی ہیں خدا انہیں خوش رکھے، وہی اس دور میں بچوں کے لکھنے والوں کے پیر و مرشد ہیں۔

بہر حال مقصد میرے لکھنے کا یہ ہے کہ حسین سحر جنہوں نے اب دوسرا صوفی تبسم بننے کی ٹھان لی ہے، مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے یہ عہد کر لیا ہے کہ وہ بچوں کے ادب سے اپنا ناطہ نہیں توڑیں گے بلکہ ساری عمر اس کی خدمت کریں گے۔

سحر صاحب گزشتہ کئی برسوں سے بچوں کیلئے لکھ رہے ہیں، غالباً 1956ء میں میرا ان سے ملتان میں تعارف ہوا، اس وقت بھی وہ بچوں کیلئے نظمیں لکھا کرتے تھے، آہستہ آہستہ مشق

سے انہوں نے اس میں کمال حاصل کرلیا اور اب تو وہ بہت اچھے شاعر ہیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی، انہوں نے سینکڑوں نظمیں لکھی ہیں، یہ مجموعہ گویا ان تمام نظموں کا انتخاب ہے، اس میں بہت ہی اعلیٰ درجے کی نظمیں شامل ہیں، جو بچوں کی نفسیات کے عین مطابق ہیں، زیرِ نظر مضمون میں میرے سامنے محض ان کی یہ کتاب نہیں بلکہ ان کی تمام نظمیں اور پوری شخصیت پیشِ نظر ہے، حسین سحر بنیادی طور پر بڑے دیندار اور شریف طینت انسان ہیں وہ بظاہر "چاندنی" "کہکشاں" اور "ناؤ" پر قلم اٹھاتے ہیں، لیکن ان کی فطری پاکیزگی ہر جگہ ان کے ساتھ ہے اور وہ عام موضوعات پر ہنسی مذاق کی باتیں کرتے ہوئے بھی بچوں کو بڑی کام کی باتیں بتا جاتے ہیں، کہیں انہیں عزم و استقلال کا سبق دیتے ہیں، کہیں انہیں نیکی اور خدا ترسی کی ہدایت کرتے ہیں، یہ سب کچھ پردے ہی پردے میں ہوتا ہے، یعنی کھانے والا شکر سمجھ کر کھائے لیکن فائدے کونین کے پائے۔

اسی طرح ان کی بعض نظمیں بچوں میں حب الوطنی کے جذبات پیدا کرنے کا بڑا اچھا ذریعہ ہیں، یہ ایک بنیادی چیز ہے جسے بچوں کے لکھنے والوں نے بھلا رکھا ہے، بچوں میں اگر حب الوطنی کے صحیح جذبات پیدا کر دیئے جائیں تو یہ ملک و ملت کیلئے بے حد مفید بات ہے، مثلاً بچوں کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جائے کہ ہمارے دین اسلام میں حب الوطنی ایمان کا ایک حصہ ہے، اور تمہارے لئے حب الوطنی کے اظہار کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ تم خوب محنت سے علم حاصل کرو تا کہ بڑے ہو کر اس ملک کیلئے بہتر اور مفید ثابت ہو، یہ بات حسین سحر جیسے ذہین لکھاری سے کیسی چھپی رہ سکتی ہے چنانچہ ان کی نظموں میں حب الوطنی کا عنصر نمایاں ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے بڑی کامیاب نظمیں لکھی ہیں۔

حسین سحر کی دو ایک نظمیں ایسی بھی ہیں، جنہیں "براہِ راست تبلیغ" کہا جا سکتا ہے، یعنی نماز روزہ وغیرہ پر نظمیں، خود میں نے بھی ان کی طرح ایک زمانے میں ان موضوعات پر نظمیں

لکھی ہیں، لیکن اب میرا خیال ہے کہ بچوں کیلئے یہ انداز قطعی موزوں نہیں ہے، بچوں کو اگر نماز پڑھنے کی تلقین کرنی ہے تو اس کیلئے "صبح" پر نظم لکھی جائے، صبح کے مناظر ایسے اچھے انداز سے لکھے جائیں کہ بچہ ان میں کھو سا جائے، پھر چپکے سے اس کے ذہن میں یہ بات ڈال دی جائے کہ ان مناظرِ فطرت کے پیدا کرنے والے کا شکر بھی لازمی ہے، ظاہر ہے کہ اس کا ذریعہ محض نماز ہی ہے، اصلاحِ اخلاق کیلئے اگر اس قسم کا طریقہ اختیار کیا جائے تو اس سے خدا کے اس حکم کی تعمیل بھی ہوگی جس میں مسلمان کو حکمت سے دین پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے، خوشی کی بات ہے کہ سحر صاحب کی نظموں میں "براہِ راست تلقین" کی مثالیں بہت ہی کم ہیں، ورنہ آج کل شعراء اس انداز کی نظمیں لکھتے ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بچے ان کو پڑھنے کی بجائے ان سے دور بھاگتے ہیں، بچے سب سے زیادہ تفریحی نظمیں پسند کرتے ہیں، بچوں کے ادب میں اس نوع کی سب سے کامیاب نظمیں صوفی تبسم صاحب نے لکھی ہیں، ان کا ٹوٹ بٹوٹ بڑا نٹ کھٹ اور شریر ہے اس کی شرارتوں کو پڑھ کر بچے ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہو جاتے ہیں، اس میں شک نہیں کہ تفریحی اور ہنسی مذاق کی نظمیں بچے سب سے زیادہ پسند کرتے ہیں، لیکن محض بچوں کی پسند ہی کا تابع ہونا تو کوئی اچھی بات نہیں ہے، کچھ تھوڑا سا آپ کو بھی بچوں کو تابع کرنا چاہئے، فقط بچوں کو ہنسا دینا تو شاعر کا کام نہیں ہے، شاعر کا کام تو کچھ اور ہے، سحر صاحب بچوں کیلئے لکھ کر واقعی ایک اچھے شاعر کا فرض ادا کر رہے ہیں ان کی نظموں میں اسماعیل میرٹھی اور صوفی تبسم کی شاعری کا بڑا حسین امتزاج نظر آتا ہے، یعنی وہ بچوں کو ہنساتے بھی ہیں اور انہیں اچھی باتیں بھی سکھاتے ہیں، خدا کرے وہ بچوں کو ہنسانے اور ان کی اصلاح کرنے کا کام ہمیشہ کرتے رہیں، ہماری تو یہی دعا ہے!

عابدؔ نظامی

(لاہور)

سب کا والی

یارب ! تو ہے سب کا والی
تیری شان اور شوکت عالی
ڈالی، پتا پتا
دریا، نہریں، جنگل صحرا
روشن سورج، چاند ستارے
تیری قدرت کے نظارے
پھولوں میں نکہت ہے تیری
ہر شے میں حکمت ہے تیری
سب دنیا کا خالق تو ہے
ہر بندے کا رازق تو ہے

نعت

محمدؐ زمانے میں تشریف لائے
اندھیرو ں میں ہر سُو دیئے جگمگائے
زمیں، آسماں، چاند، سورج، ستارے
انھی کی بدولت خدا نے بنائے
نہیں ہے اُسے خوف روزِ جزا کا
جو یادِ نبیؐ اپنے دل میں بسائے
اُجالے جہاں میں ہیں سب اُن کے دم سے
کہ ان سے بہت دور بھاگے ہیں سائے
مرے دِل میں یاد اُن کی تازہ ہے ہر دم
وہی ہیں مرے جان و تن میں سمائے

قرآن

سیدھی راہ دکھانے والا
سچی بات بتانے والا
اس میں نیکی، اس میں برکت
اس کو پڑھنا ایک عبادت
سب تعریف اُس اللہ کی ہے
جس نے دنیا پیدا کی ہے
جھوٹوں سے ہے سب کو نفرت
سچ بولو! سچ میں ہے راحت
پھیلاؤ نیکی کی خوشبو!
جس سے دنیا مہکے ہر سو
سینوں کو ایمان سے بھرلو
علم کے نور سے روشن کرلو
اللہ کا فرمان ہے سچا
اللہ کا قرآن ہے سچا

نماز

نیک انساں کو بناتی ہے نماز
ہر برائی سے بچاتی ہے نماز
دل لگاکر روزپڑھنی چاہئے
حق تعالٰی سے ملاتی ہے نماز
ہم اگر اس پر چلیں جنت ملے
راستہ ایسا دکھاتی ہے نماز
بھائی چارے اور محبت کا سبق
ہر مسلماں کو سکھاتی ہے نماز
آیئے! ہم بھی چلیں مسجد وہاں
رحمتِ باری لُٹاتی ہے نماز

دعا

الٰہی مجھے علم وحکمت عطا کر!
جہاں میں مجھے شان وعظمت عطا کر
منور کروں روشنی سے جہاں کو
مجھے وہ چراغِ ہدایت عطا کر
کئی سومنات اب مرے سامنے ہیں
مجھے غزنوی کی شجاعت عطا کر
میرے ننھے دل میں ہمیشہ خدایا
غریبوں، یتیموں کی اُلفت عطا کر
فقط علم کا ہو اُجالا جہاں میں
وہ ذوقِ عمل اور ہمت عطا کر

علم

علم قدرت کی ایک نعمت ہے
علم ہر شے سے بیش قیمت ہے
علم ہی کے سبب زمانے میں
ہر جگہ آدمی کی عزت ہے
ساری دنیا میں علم کا چرچا
ہر طرف علم ہی کی شہرت ہے
چور کوئی جسے چرا نہ سکے
علم ہی ایک ایسی دولت ہے
الغرض اس جہاں میں ہر جانب
علم حکمت ہے علم عظمت ہے

کتاب

سامنے میرے جب آتی ہے کتاب
میرے دل کو خوب بھاتی ہے کتاب
پیاری پیاری اچھی اور نئی
کتنی ہی باتیں بتاتی ہے کتاب
تم برائی سے بچو! نیکی کرو!
نیک بننا ہی سکھاتی ہے کتاب
یہ کھلونے اور مٹھائی کچھ نہیں
میرے دل کو بس لُبھاتی ہے کتاب
سیر ہو لو خوب اس سے دوستو!
علم کے دریا بہاتی ہے کتاب

آرزو

خلوص اور محبت کا پرچم اڑائیں
زمانے کو آدابِ الفت سکھائیں
منور کریں علم سے اس جہاں کو
جہالت کا دنیا سے نقشہ مٹائیں
خزانے لئے نیکیوں کے پھریں ہم
زمانے میں نیکی کے موتی لٹائیں
معطر ہوں ہم سے منور ہوں ہم سے
ہمارے وطن کی سہانی فضائیں
نہ ہرگز رُکیں دوستو! راستے میں
ہمیشہ قدم اپنا آگے بڑھائیں

ارادے

قدم اپنا آگے بڑھائیں گے ہم
مصیبت میں بھی مسکرائیں گے ہم
عداوت، تعصب مٹاتے ہوئے
محبت کے گلشن کھلائیں گے ہم
جلا کر دیے علم وعرفان کے
پھر اپنا وطن جگمگائیں گے ہم
نئی آرزو ہے ارادے نئے
نئی ایک دنیا بسائیں گے ہم
جو ساتھی ابھی تک ہیں سوئے ہوئے
انہیں دوستو! اب جگائیں گے ہم

اچھی باتیں

بہتر یہ ہے پہلے تولو
پھر جو کچھ ہو منہ سے بولو
اپنے بڑوں کا کہنا مانو
ان کی بات کو اچھا جانو
آج کا کام نہ کل پر ٹالو
آج ہی اور ابھی کر ڈالو
مشکل ہوتو مت گھبراؤ
کام سے ہرگز جی نہ چُراؤ
اچھی اچھی باتیں سیکھو
ان پھولوں سے دامن بھرلو

چھوٹی چھوٹی باتیں

جو مہکے وہ پھول
جو اُڑ جائے دُھول

جو چمکے وہ تارا
جو پھیلے وہ پارا

جو چھائے وہ رات
جو بن جائے بات

جو گائیں وہ راگ
جو کاٹے وہ ناگ

جو ناچے وہ مور
جو بھاگے وہ چور

جو پہنیں وہ ہار
جو کھٹکے وہ خار

پاکستان

پاکستان ہے دیس ہمارا
ہم سب کی آنکھوں کا تارا
اس کی پیاری پاک زمیں کا
ذرّہ ذرّہ ہے مہ پارا
ہر سو سبزہ اور ہریالی
جیسے جنت کا نظارا
اس کی خاک کا ذرّہ ذرّہ
قدرت کا رنگین اشارا
یارب اونچا رہے یہ پرچم
چمکے اس کا چاند ستارا

آزادی کا گیت

لاکھوں کی قربانی دے کر ملی ہمیں آزادی
اس دنیا میں ہم نے پائی جنت کی یہ وادی
اس آزاد وطن کے ذرے ذرے کے رکھوالے
پاکستانی نام ہمارا ہم اس کے متوالے
ہم اس باغ کے پھول ہیں ہم سے اس گھر کی آبادی
اس دنیا میں ہم نے پائی جنت کی یہ وادی
سبز ہلالی پرچم اپنا اونچا اڑنے والا
جس سے پھیلا امن ومحبت کا شفاف اجالا
ہم نے دنیا کی ظلمت میں ایسی شمع جلادی
اس دنیا میں ہم نے پائی جنت کی یہ وادی

ایک ہیں ہم سب رہنے والے اس آباد چمن کے
ایک ہی گیت کے ساز ہیں سارے سینوں کی دھڑکن کے
ایک خدا ہے ایک ہے قبلہ ایک ہمارا ہادیؐ
اس دنیا میں ہم نے پائی جنت کی یہ وادی

☆☆☆☆☆

وطن کا گیت

جان سے بڑھ کر پیارا ہے
پاکستان ہمارا ہے

صحرا ہو یا ہو گلزار
میداں ہو یا ہو کہسار
ذرہ ذرہ ہے ضوبار
جنت کا نظارا ہے
پاکستان ہمارا ہے

سبز ہلالی یہ پرچم
اڑتا ہے اونچا ہردم
سب اس پر قربان ہیں ہم
اپنی آنکھ کا تارا ہے
پاکستان ہمارا ہے

روشن ہے اس کا گھر گھر
گلی گلی اور نگر نگر
لہو شہیدوں کا دے کر
اس کا روپ نکھارا ہے
پاکستان ہمارا ہے

ہر جانب خوشحالی ہے
اللہ اس کا والی ہے
اس کی شان نرالی ہے
سب دنیا سے نیارا ہے
پاکستان ہمارا ہے

قائداعظم زندہ باد

تیرے دم سے ہیں آزاد
اپنے وطن میں ہیں آباد
سب کے سب ہم ہیں دلشاد
قائد اعظم زندہ باد
قائد اعظم زندہ باد

وحدت ایماں اور تنظیم
ہے تیری زندہ تعلیم
کرتے ہیں دل سے تعظیم
یاد ہے تیرا ہر ارشاد
قائد اعظم زندہ باد

وہ تیری سعی پیہم
ہمت اور عزم محکم
بھول کہاں سکتے ہیں ہم
حشر تلک رکھیں گے یاد
قائد اعظم زندہ باد

کتنی اونچی اس کی شان
آگے ہی آگے ہر آن
آج جواں ہے پاکستان
تونے رکھی تھی بنیاد
قائد اعظم زندہ باد

گیت

ہم پھول ہیں اپنے گلشن کے
خوشبو بن کر چھا جائیں گے

یہ گلشن کتنا پیارا ہے
یہ اپنی آنکھ کا تارا ہے
جنت کا ایک نظارا ہے
یہ جنت خوب سجائیں گے
خوشبو بن کر چھا جائیں گے

یہ پاک وطن یہ پاک چمن
قربان ہوں اس پر تن من دھن
ہے اپنی امیدوں کا گلشن
اس گلشن کو مہکائیں گے
خوشبو بن کر چھاجائیں گے

یہ چاند ستارے کا پرچم
آکاش پہ اڑتا ہے ہر دم
ہرآن چمکتا ہے چم چم
کچھ اور اسے چمکائیں گے
خوشبو بن کر چھا جائیں گے

ہاتھ میں ڈالے ہاتھ

آؤ مل کر ساتھ چلیں ہم ہاتھ میں ڈالے ہاتھ
منزل منزل بڑھتے جائیں اِک دوجے کے ساتھ

سندھ بلوچستان ہو یا ہو سرحد یا پنجاب
سب کے سب ہیں پیار کی ایک ہی ندی سے سیراب
سبز پھریرے کی صورت ہیں سرسبز وشاداب
پاکستان اک پیڑ ہے جس کے ہم ہیں پھول اور پات
ہاتھ میں ڈالے ہاتھ

اپنے وطن کا اک اک موتی جگمگ جگمگ چمکے
اس کا اک اک پھول محبت کی خوشبو سے مہکے
اس مٹی کا ذرہ ذرہ سورج بن کر دمکے
اس سورج پر کبھی نہ چھائے غم کی کالی رات
ہاتھ میں ڈالے ہاتھ

ایک ہی ہے ہم سب کا نعرہ ایک رہیں گے ایک
ایک ہی ہے ہم سب کا جذبہ ایک رہیں گے ایک
ایک ہی ہے ہم سب کا نغمہ ایک رہیں گے ایک
یونہی گاتے جائیں پیار محبت کے نغمات
ہاتھ میں ڈالے ہاتھ

اپنا وطن ہے پاکستان

اپنا وطن ہے پاکستان
اس پر تن من دھن قربان
اس کی شان سے اپنی شان
اپنا وطن ہے پاکستان

اس کی عزت اپنی عزت
اس کی عظمت اپنی عظمت
اس کی آن ہے اپنی آن
اپنا وطن ہے پاکستان

چاند ستارے والا پرچم
یونہی لہرائے گا ہر دم
اس کی اونچی رہے اُڑان
اپنا وطن ہے پاکستان

اپنی دولت ہے ایمان
اپنا رہبر ہے قرآن
یہ ہے قائد کا فرمان
اپنا وطن ہے پاکستان

یہ دیس ہے ہمارا

یہ دیس ہے ہمارا
جان اور جگر سے پیارا
یہ چاند اور تارا
قومی نشاں ہمارا
یہ دیس ہے ہمارا

دلکش یہ آبشاریں
پھولوں کی یہ قطاریں
پُرلطف ہیں بہاریں
جنت کا ہے نظارا
یہ دیس ہے ہمارا

اپنا یہ پیارا گلشن
قربان اس پہ تن من
ہے ذرہ ذرہ روشن
جیسے کوئی ستارا
یہ دیس ہے ہمارا

ہم سب پاکستانی ہیں

شمع محبت کے پروانے
قوم ووطن کے ہیں دیوانے
ہم سب پاکستانی ہیں!

ہم ہیں عزم اور ہمت والے
آزادی کے ہیں متوالے
ہم سب پاکستانی ہیں!
وحدت ہے ایمان ہمارا
رہبر ہے قرآن ہمارا
ہم سب پاکستانی ہیں!

چودہ اگست کے دن

چودہ اگست کے دن

آزاد ہوگئے ہم
ارض حسین پر سب
آباد ہوگئے ہم
چودہ اگست کے دن

دل شاد ہوگئے سب
غیروں کے دبدبے سے
آزاد ہوگئے سب
چودہ اگست کے دن

ہر سو ہوا اُجالا
باطل کی ظلمتوں میں
حق کا تھا بول بالا
چودہ اگست کے دن

اونچا رہے گا پرچم ہمارا

اونچا رہے گا پرچم ہمارا
اس کی محبت ایمان اپنا
اس پہ ہے سب کچھ قربان اپنا
ہے اس کے آگے سرخم ہمارا
اونچا رہے گا پرچم ہمارا
لہرائے ایسے اونچی فضا میں
شاہین جیسے تازہ ہوا میں
تابع ہے سارا عالم ہمارا
اونچا رہے گا پرچم ہمارا
جب اس کو دیکھا عزم جواں سے
لگتا ہے اونچا یہ کہکشاں سے
ہم اس کے ہیں یہ ہے ہردم ہمارا
اونچا رہے گا پرچم ہمارا

آزادی

آزادی ایسی نعمت ہے
آزادی ایسی دولت ہے
جس پر ہر انسان کا حق ہے
گویا ہر اک جان کا حق ہے
فکر کی بھی اک آزادی ہے
ذکر کی بھی اک آزادی ہے
آزادی تحریر کی بھی ہے
آزادی تقریر کی بھی ہے
آزادی گفتار کی بھی ہے
آزادی کردار کی بھی ہے
آزادی پر حرف نہ آئے
چاہے اپنی جان ہی جائے

یومِ آزادی

یومِ آزادی مناؤ دوستو!
گیت آزادی کے گاؤ دوستو!

آج کا دن کس قدر پرنور ہے
ہر بشر دل شاد اور مسرور ہے
گیت گاؤ مسکراؤ دوستو!
یومِ آزادی مناؤ دوستو!

دور ہوجائے وطن سے تیرگی
پھیل جائے علم وفن کی روشنی
شمع بن کر جگمگاؤ دوستو!
یومِ آزادی مناؤ دوستو!

سر پہ ذاتِ پاک کا سایہ رہے
چاندتارا اور بھی اونچا رہے
سبز پرچم یوں اڑاؤ دوستو!
یومِ آزادی مناؤ دوستو!

روشنی کی سمت، نیکی کی طرف
علم کی جانب ، ترقی کی طرف
ہرقدم بڑھتے ہی جاؤ دوستو
یومِ آزادی مناؤ دوستو!

قائداعظم

عظمت میں ہے تو لاثانی
شہرت میں ہے تو لافانی

تو تھا اپنے عزم کا پکا
توتھا اپنے قول کا سچا

ہم سوئے تھے تو نے جگایا
تو نے پاکستان بنایا

آزادی فرمان ہے تیرا
آزادی احسان ہے تیرا

تجھے نہ کیسے یاد کریں ہم
تو ہے ہمارا قائد اعظم

نیاسال

وقت نے پلٹی ہے اب کایا
سماں سہانا ہر سو چھایا
ذرہ ذرہ ہے مسکایا
آیا سال نیا پھر آیا!

ہر جانب ہیں بکھرے نغمے
مست فضا میں پھرکوئل نے
خوشیوں کا ایک گیت سنایا
آیا سال نیا پھر آیا!

نئ اُمنگیں نئے ارادے
دل میںعزم لئے پھر ہم نے
اُمیدوں کا دیپ جلایا
آیا سال نیا پھر آیا!

عید آئی ہے

عید آئی ہے عید آئی ہے
اپنے ساتھ خوشی لائی ہے
پیارے بھائیو! پیاری بہنو!
اچھے اچھے کپڑو پہنو!
عید آئی ہے عید آئی ہے
ہر ذرے نے لی انگڑائی
ہر سو گونجی ہے شہنائی
عید آئی ہے عید آئی ہے
آؤ آؤ خوش ہوجاؤ
اُچھلو کودو کھیلو گاؤ
عید آئی ہے عید آئی ہے

آکاش

یہ نیلی نیلی چادر
پھیلی ہے آسماں پر

یہ اُودا اُودا بادل
آکاش کا ہے آنچل

دن کو چمکتا سورج
روشن دمکتا سورج

شب کو حسین تارے
فطرت کے ہیں اشارے

موتی جڑے ہوئے ہیں
کیسے چمک رہے ہیں

ہے کیسی اُجلی اُجلی
یہ کہکشاں کی نگری!

سورج

مشرق کو دیکھو بھائی
سُرخی ہے کیسی چھائی

منظر بدل رہا ہے
سورج نکل رہا ہے

ہے گول گول صورت
من موہنی ہے مُورت

کیسے چمک رہا ہے
کیسے دمک رہا ہے

سونے کی کرنوں والا
جس سے ہوا اجالا

بھاگا اندھیرا بھاگا
ہر ایک سو کے جاگا

سویرا

بھاگا دُور اندھیرا بھاگا
ذرہ ذرہ سوکر جاگا

سورج کیسی شان سے نکلا
جیسے سونا پگھلا پگھلا

اپنے گھر کو چلا اندھیرا
ہوا، سویرا، ہوا سویرا

شبنم لائی بکھرے موتی
پیارے پیارے نکھرے موتی

باغ میں کوئل کُو کُو بولے
کانوں میں امرت رس گھولے

روشن ہے اب کونا کونا
ہر سو پھیلا سونا سونا

جگوری

جاگو جاگو جاگو بھیا
سورج کی آتی ہے نیا

پنچھی بن کر ٹولی ٹولی
بول رہے ہیں اپنی بولی

چڑیا چوں چوں چوں کرتی ہیں
اللہ کا یہ دم بھرتی ہیں

مُرغا بولا ہے "ککڑوں کوں"
"حمد خدا کی میں کرتا ہوں"

مست ہوا کے جھونکے آئے
ناچے مور اورکوئل گائے

سورج بھی اب نکلا آیا
سونے کا اک تھال ہے لایا

چندا غائب تارے غائب
شب کے راج دُلارے غائب

اُجلا اُجلا سارا منظر
صبح کے سر پرنور کی گاگر

پھیل گیا اُجیارا ہر سُو
ہر شے پر ہے صبح کا جادو

جاگا ذرہ ذرہ جاگا
لیکن تم سوتے ہو بھیا

اُٹھو خوابوں کی دنیا سے
سُستی کے آثار یہ کیسے

جس نے بھی آرام کیا ہے
اپنا کام تمام کیا ہے

سُستی چھوڑو ، اٹھ کر بیٹھو
گیت خدا کی حمد کے گاؤ

رات

سورج ڈوب گیا رات آئی
ہر جانب تاریکی چھائی

شب کی سیاہی ہر سو پھیلی
ہر شے پر چھائی خاموشی

روشن جگنو چمکیں
ننھے تارے دمکیں

نندیا پور سے پریاں آئیں
سُندر سپنے لائیں

ساری خلقت ہے اب سوئی
خوابوں کی دنیا میں کھوئی

ایسے میں آکاش پہ چندا
لگتا ہے کیا پیارا پیارا

تارے

ننھے منے پیارے پیارے
روشن روشن اُجلے تارے

نور کے سُندر سُندر دھارے
کرنوں کے دلکش فوارے

رات کا راجا چندا ماموں
اس کے یہ سب راج دُلارے

مل جل کھیلیں آنکھ مچولی
جھلمل جھلمل کریں اشارے

رات کو ہیں یہ روشن روشن
دن کو چھپ جاتے ہیں سارے

دور دور کیوں رہتے ہیں یہ ؟
کبھی تو آئیں پاس ہمارے

کہکشاں

روشن روشن لمبی لمبی!
نور کی پھیلی ہے پگڈنڈی

نیلے سے آکاش کے اوپر
اُجلی اُجلی سی ہے چادر

تارے ایسے نکھرے نکھرے
موتی جیسے بکھرے بکھرے

لمبے لمبے سے ڈگ بھرتے
اس اُجیاری پگڈنڈی سے

آؤ سیر ذرا کر آئیں
چندا کی نگری کو جائیں

چنداماموں

چندا ماموں سب کے ہیں
کتنے پیارے پیارے ہیں

گورے گورے کیسے ہیں
بالکل چاندی جیسے ہیں

دور کھڑے مُسکاتے ہیں
میٹھے گیت سناتے ہیں

اپنے پاس بلاتے ہیں
آنے سے گھبراتے ہیں

دن کو غائب رہتے ہیں
رات کو خوب چمکتے ہیں

چاندنی رات

آئی چاندنی رات ہے آئی
تاروں کی بارات ہے آئی

جھلمل کرتے تارے آئے
ننھے سے مہ پارے آئے

چندا ماموں سب سے آگے
اُن کے پیچھے تارے بھاگے

مل جل کر یہ سب ہمجولی
کھیل رہے ہیں آنکھ مچولی

ہر سو نور ہی نور ہے چھایا
ہر شے پر جو بن ہے آیا

چاند کی ناؤ

نیل گگن میں چاند کی ناؤ
تیر رہی ہے چپکے چپکے

نور کی لہریں چاروں جانب
پھیل رہی ہیں طوفان بن کر

اس ناؤ میں چندا ماموں
ہاتھوں میں پتوار سنبھالے

سر کو جھکائے چپ بیٹھے ہیں
جانے کیا کچھ سوچ رہے ہیں؟

سردی

موسم کی پلٹی ہے کایا
پھر سردی کا موسم آیا

اوس اور کُہرا ، دُھند اور پالا
اپنے ساتھ ہے کیا کیا لایا

سردی کے آتے ہی دیکھو
ذرہ ذرہ ہے تھرّایا

بچے بوڑھے آگ ہی تاپیں
اب تو آگ ہے سب کی مایا

جرسی، کوٹ، سوئیٹر پہنو
سردی نے پیغام سنایا

گرمی

آئے گرمی کے دن آئے
گرم ہوائیں ساتھ ہیں لائے

اب تو دن کو طیش میں آکر
سورج بھی شعلے برسائے

شربت، لسی، سوڈا، قلفی
ٹھنڈا پانی سب کو بھائی

ایڑی سے چوٹی تک دیکھو
سبھی پسینے میں ہیں نہائے

اللہ سے بس یہی دعا ہے
چھاجائیں بادل کے سائے

بہار

باغ میں پھر بہار آئی ہے
اپنے ساتھ اک خوشی سی لائی ہے

ختم ہے برف بار موسم اب
آگیا خوشگوار موسم اب

سرسوں پھولی ہوئی ہے کھیتوں میں
زرد پھولوں کی دیکھے لہریں

تتلیاں جھولتی ہیں پھولوں پر
جیسے بچے خوشی سے جھولوں پر

آگئی ہے بہار کلیوں پر
لے کے تازہ نکھار کلیوں پر

نیلے آکاش پر پتنگیں ہیں!
سب کے دل میں نئی اُمنگیں ہیں

برسات

کالے کالے بادل آئے	دیکھو وہ آکاش پہ چھائے
بادل گرجا بجلی چمکی	رم جھم رم جھم بارش برسی
پھول کھلے اور سبزہ لہکا	سارا باغ خوشی سے مہکا
کوئل میٹھے گیت سنائے	باغ میں سب کا جی بہلائے
پیڑوں کی شاخوں پر جھولے	جی چاہے آکاش کو چھو لے
ہر جانب ہے پانی پانی	مٹی پر آئی ہے جوانی
گلیوں بازاروں میں دَلدَل	پَل میں ہر سو ہو گیا جل تھل

ناؤ

شوذب آؤ ، جاذب آؤ
اک چھوٹا سا کاغذ لاؤ

کاغذ کو اب تھوڑا موڑو
بن جائے گی پھر اک ناؤ

شوذب! اب تم اس کو پکڑو
اب تم ندی کنارے جاؤ

پانی دیکھو کتنا گہرا
اس میں ناؤ اب تیراؤ

تب مانیں گے جب تم اس کو
ندی کے اس پار لگاؤ

چھٹی کا دن منائیں

دریا کنارے جائیں
پکنک چلو منائیں
آؤ مزے اڑائیں
چھٹی کا دن منائیں

یہ ہے خیال سب کا
کھیلیں گے گیند بلا
ہر فکر کو بھلائیں
چھٹی کا دن منائیں

پیپل کی ٹہنیوں پر
جھولیں گے جھولا مل کر
خوش ہو کے پھر یہ گائیں
چھٹی کا دن منائیں

آنکھ مچولی

اُسوہ آؤ عروہ آؤ
سیرت اور انوشہ آؤ

شہروز آؤ مہروز آؤ
حسن کو اور تفسیر کو لاؤ

جاذب اور ثقلین بھی آؤ
راجا ثنا تقی کو لاؤ

شوذب کائنات رمیشہ
ننھی مومنہ اور عنیزہ

نقی تکمیل علی نایاب
فروہ اورشہنام رباب

آؤ کھیلیں آنکھ مچولی!
بن کر ہم سب ایک ہی ٹولی

اُسوہ! تم آنکھیں میچو اَب
چھپ جاؤ جلدی سے تم سب

چھپ گئے سارے خاموشی سے
کرسی، صوفے ، میز کے پیچھے

آہا.......آہا.......پکڑ لیا ہے
اب تو راجا چور بنا ہے

کیسا ہے یہ کھیل نرالا
خوش ہے ہر اِک کھیلنے والا

توڑ رہی ہے پھول

باغ میں ننھی مانی آئی   کلیوں کی وہ رانی آئی
ننھا سا دامن پھیلا کر   ہاتھ بڑھا کر شاخ جھکا کر
توڑ رہی ہے پھول

پھول کھلے ہیں پیارے پیارے   جیسے ہوں آکاش پہ تارے
ننھا سا دامن پھیلا کر   ہاتھ بڑھا کر شاخ جھکا کر
توڑ رہی ہے پھول

پھولوں کے دامن سے کانٹے   ہاتھ بچا کر اس نے چھانٹے
ننھا سا دامن پھیلا کر   ہاتھ بڑھا کر شاخ جھکا کر
توڑ رہی ہے پھول

گول مٹول

بہت دنوں کا ذکر ہے بچو!
ایک تھا لڑکا گول مٹول

کھاتا تھا وہ بسکٹ، ٹافی
رہتا تھا وہ ڈانواں ڈول

قد تھا اس کا چیونٹی جیسا
لیکن پیٹ تھا جیسے ڈھول

ناک تھی اس کی ٹیڑھی میڑھی
آدھی چپٹی، آدھی گول

من اوپر دو سیر سمجھ لو!
اس ننھے مُنے کا تول

ہم نے اُس پر نظم جو لکھی
کھل گیا اُس کے ڈھول کا پول

گنتی

ایک دو تین چار
جلدی گنتی کر لو یار

پانچ، چھ ، سات ،آٹھ
دریا کے تم دیکھو ٹھاٹھ

نو، دس، گیارہ، بارہ
چمکا ہے آکاش پہ تارا

تیرہ،چودہ، پندرہ، سولہ
بارہ ماشے کا اِک تولہ

سترہ، اٹھارہ، انیس ،بیس
کبھی کسی کی کرو نہ رِیس

ٹیلی ویژن

اِک دن ابو گھر جو آئے
اپنے ساتھ اِک ڈبہ لائے

بجلی ہی کھاتا پیتا ہے
اور کوئی شے اسے نہ بھائے

میٹھے میٹھے گیت سنا کر
روز ہمارا دل بہلائے

دیس دیس اور نگر نگر کی
گھر میں بیٹھے سیر کرائے

پردے پر تصویریں بولیں
جب کوئی اس کا بٹن دبائے

مصنوعی سیارہ

سائنس کا نظارہ دیکھو
مصنوعی سیارہ دیکھو

صورت اس کی ہے چمکیلی
ننھے مُنّے تاروں جیسی

دیکھو یہ پرواز تو اس کی
سنو ذرا آواز تو اس کی

کس نے کیسے اسے بنایا
اور پھر اتنی دور اُڑایا

انساں نے یہ کام کیا ہے
روشن اپنا نام کیا ہے

انساں چاند کی سیر کرے گا
پھر اس سے مریخ ڈرے گا

مَینا

اُسوہ نے اک مَینا پالی
ننھی مُنّی بھولی بھالی

رنگت اس کی پیاری پیاری
طوطے سے ملتی ہے ساری

جب یہ اپنے منہ کو کھولے
انسانوں کی بولی بولے

مَینا گانا بھی گاتی ہے
اُسوہ کا دل بہلاتی ہے

پنجرے میں یہ ناچے گائے
صبح سویرے چُوری کھائے

مُرغا

شوذب نے اک مرغا پالا — نیلا پیلا اُودا کالا
کتنے پیارے اس کے ہیں پَر — چلتا ہے وہ اَکڑ اَکڑ کر
سر پر اُس کے تاج انوکھا — لال گلابی کرنوں والا
موتی جیسی اُس کی آنکھیں — دن کو چمکیں، رات کو چمکیں
کُکڑوں کُوں کُکڑوں کُوں بولے — اے لو! اُڑنے کو پر تولے
صبح سویرے بولی اس کی — لگتی ہے کتنی ہی اچھی
شوذب دانہ ڈال رہا ہے
مرغا پاس کھڑا اُچکتا ہے

مور

سر پہ سنہری تاج سجا ہے
وہ دیکھو، وہ مور کھڑا ہے

پنکھ ہیں اس کے رنگ رنگیلے
کتنے دلکش اور سجیلے

ناچ رہا ہے جھوم جھوم کر
دھرتی کا منہ چوم چوم کر

ٹھمک ٹھمک چال تو دیکھو
دھن میں آکر ٹھہرا، اے لو

یوں ہی اس کا کھیل تماشا
بچوں کا ہے دل بہلاوا

سپیرا

ہولے ہولے قدم اٹھاتا
آیا گاتا اور لہراتا

ہاتھ میں بین گلے میں مالا
مست پھرے ہے یہ متوالا

سانپ کا ناچ اب دکھلائے گا
سب کے جی کو بہلائے گا

بین بجی وہ ناگ ہے نکلا
لہرایا اور پھن پھیلایا

ختم ہوا ہے کھیل تماشا
مانگ رہا ہے اب وہ پیسہ

شہزاد

میرا چندا میرا تارا — بھولا بھالا پیارا پیارا
آنکھ کی ٹھنڈک دل کا سہارا — پیارا پیارا، راج دُلارا
ابو کے دل کا اُجیارا — امی کی آنکھوں کا تارا
دل کی خوشیوں کا گہوارا — اس کی آنکھ کا ایک اشارا
نام اس کا شہزاد ہے بچو — کتنا اچھا، کتنا پیارا
اپنی تو بس یہی دعا ہے — چمکے اس کے بخت کا تارا
دنیا میں گر اندھیا راہو — پھیلے وہ بن کر اُجیارا

فوزی

فوزی کتنی اچھی ہے
کتنی پیار ی بچی ہے

پیاری باتیں کہتی ہے
ہر دم ہنستی رہتی ہے

روتی ہے نہ ڈرتی ہے
ہنس ہنس باتیں کرتی ہے

امی کی وہ پیاری ہے
سب کی راج دُلاری ہے

جب اسکول سے آتی ہے
سب کے جی کو بھاتی ہے

پڑھتی لکھتی رہتی ہے
سب کو پیاری لگتی ہے

عافی

ننھی مُنّی پیاری عافی!
کھاتی ہے بسکٹ اور ٹافی

اس کی باتیں پیاری پیاری
میٹھی میٹھی مصری جیسی

اس کی شوخی اور شرارت
آنکھ کا چین ہے، دل کی راحت

کھیلے تو گڑیوں سے کھیلے!
گھر بھر کی رونق ہے اس سے

پڑھتی ہے اسکول میں جاکر
یاد سبق ہے اس کو فرفر

مہزآد

ننھا مہزآد کتنا پیارا ہے — آنکھ کا سارے گھر کی تارا ہے

دل کی راحت اسی کے دم سے ہے — سب مسرت اسی کے دم سے ہے

شوق سے مدرسے وہ جاتا ہے — چھٹی ہوتے ہی گھر کو آتا ہے

قاعدہ پڑھ رہا ہے ''کچی'' کا — خواب وہ دیکھتا ہے ''پکی'' کا

یوں تو کہنے کو ایک بچہ ہے — دیکھئے کتنا نیک بچہ ہے

وہ ہے، بستہ ہے اور تختی ہے — قاعدہ اور روشنائی ہے

پڑھتا رہتا ہے ہر گھڑی ہردم
اس کی باتوں سے خوب خوش ہیں ہم

شوذب

ننھا شوذب بہت ہی پیارا ہے
سب کی آنکھوں کا جیسے تارا ہے

ہیں بہاریں نثار مکھڑے پر
مسکراتا ہوا نظارا ہے

پھول کیا شے ہیں سامنے اس کے
اک چمکتا ہوا ستارا ہے

نانا نانی کے دل کا چین ہے وہ
پاپا ماما کا وہ سہارا ہے

بھاگ کر سیدھا پاس آتا ہے
جب بھی ہم نے اسے پکارا ہے

شہروز مہروز

ہیں شہروز مہروز دونوں ہی بھائی
نہیں کرتے آپس میں ہرگز لڑائی
وہ ہیں دادا دادی کی آنکھوں کے تارے
وہ ہیں ابو امی کے دل کے سہارے
اکٹھے ہی اسکول جاتے ہیں دونوں
اکٹھے ہی گھر واپس آتے ہیں دونوں
پڑھائی لکھائی میں ہشیار ہیں وہ
مگر کھیلنے کو بھی تیار ہیں وہ

نہیں بیٹھتے سُست ہو کر وہ پل بھر
نہیں ٹالتے آج کا کام کل پر
وہ رکھتے ہیں ہر اک سے پیار اور الفت
وہ جی جان سے سب کی کرتے ہیں عزت
بڑے ہوں کہ چھوٹے ہیں تعریف کرتے
سبھی خوبیوں کا ہیں دم ان کی بھرتے

ننھی اُسوہ

گڑیا! اپنا نام بتاؤ! کیا ہے نام تمہارا
رخشندہ یا تابندہ ہے، سارہ ہے یا زارا
اُسوہ میرا نام ہے، میں ہوں چھوٹی سی اک گڑیا

پاپا کی آنکھوں کی ٹھنڈک امی کی ہوں پیاری
دادا دادو نانا نانو سب کی راج دلاری
اُسوہ میرا نام ہے، میں ہوں چھوٹی سی اک گڑیا

روتے روتے ہنس پڑتی ہوں ہنستے ہنستے روؤں
اتنا روؤں اتنا روؤں اشکوں سے منہ دھوؤں
اُسوہ میرا نام ہے، میں ہوں چھوٹی سی اک گڑیا
بات کروں تو ایسے ، جسے چڑیاں ہر سو چہکیں

مسکاؤں تو ایسے جیسے کلیاں ہر سو مہکیں
اُسوہ میرا نام ہے، میں ہوں چھوٹی سی اک گڑیا

اورنج کو کہتی ہوں پلپل اور کیلے کو بالا
میری بولی کو سمجھے ہے کوئی سمجھنے والا
اُسوہ میرا نام ہے، میں ہوں چھوٹی سی اک گڑیا

بڈھی اماں بن کے دکھاؤں آگے کو میں جھک کر
بندر کی میں نقل اتاروں چلتے چلتے رک کر
اُسوہ میرا نام ہے، میں ہوں چھوٹی سی اک گڑیا

میری نس نس میں ہے شوخی رہتی ہوں میں بیکل
ابھی یہاں ہوں ابھی وہاں ہوں چین کہاں ہے اک پل
اُسوہ میرا نام ہے، میں ہوں چھوٹی سی اک گڑیا

عُروہ رانی

دادا دادی۔ نانا نانی
سب کی پیاری
اُسوہ کی بہن
عروہ رانی

پاپا ماما۔ اس کے شیدا
ہے کھلتا ہوا
خوشیوں کا چمن
عروہ رانی

رنگوں کی دھنک۔ کلیوں کی مہک
تاروں کی چمک
چندا کی کرن
عروہ رانی

پیاری مینا۔ منی گڑیا
ننھی دنیا
ہے خود میں مگن
عروہ رانی

مسکان اس کی۔ پہچان اس کی
ہے شان اس کی
پھولوں کی پھبن
عروہ رانی

ہنستی ہے کبھی۔ روتی ہے کبھی
چپ رہ کر بھی
ہے ایک سخن
عروہ رانی

عروہ کی گڑیا

عروہ کی گڑیا جادو کی پڑیا
رنگت ہے گوری گاتی ہے لوری
پھولوں کے بالے کانوں میں ڈالے
کہلائے سارہ پہنے غرارہ
کھاتی ہے ٹافی پیتی ہے کافی
جب مسکرائے موتی لٹائے
عروہ ہے پیاری
گڑیا ہے نیاری

مُنّے کا گھوڑا

رُکتا بہت ہے، اکڑتا بہت ہے
چلتا ہے تھوڑا
منے کا گھوڑا
ٹُخ ٹُخ نہ پَخ پَخ، کرتا ہے پُخ پُخ
کھائے جو کوڑا
منے کا گھوڑا
کاٹھی نہیں ہے، دُم بھی نہیں ہے
ہے کیسا گھوڑا
منے کا گھوڑا
کس نے بنائی، حالت یہ اس کی
سر اِس کا توڑا
منے کا گھوڑا

سرگم کا گیت

سات سروں کی پیاری پیاری کلیوں کی مالا
مہک رہی ہے چاروں جانب رنگوں کی دنیا

سا سے سارے مل کر گائیں پیار کے میٹھے گیت
الفت کے ہم سُر بکھرائیں یہی ہماری ریت
سات سروں کی پیاری پیاری کلیوں کی مالا

رے سے ریت کا اک اک ٹیلہ گلشن بن کر مہکے
اس مٹی کا اک اک ذرہ سورج بن کر چمکے
سات سروں کی پیاری پیاری کلیوں کی مالا

گا سے گاڑی چلی جو اسٹیشن سے چھک چھک چھک چھک
کالا انجن دھواں اڑائے پھک پھک پھک پھک پھک پھک
سات سروں کی پیاری پیاری کلیوں کی مالا

ما سے مالی پھول چنے اور بن جائے گلدستہ
صبح کو ہم اسکول چلیں گے گلے میں ڈالے بستہ
سات سروں کی پیاری پیاری کلیوں کی مالا

پا سے پانی رم جھم رم جھم رم جھم رم جھم برسے
کلیاں چٹکیں نکھرا موسم ہم بھی نکلیں گھر سے
سات سروں کی پیاری پیاری کلیوں کی مالا

دھا سے دھانی رنگ ہے ہر سو سرسوں پھول رہی ہے
اک اک رنگ برنگی تتلی جھولا جھول رہی ہے
سات سروں کی پیاری پیاری کلیوں کی مالا

نی سے نیل گگن میں چاند کی ناؤ تیر رہی ہے
خوابوں کا اک شہر سجا ہے پریوں کی بستی ہے
سات سروں کی پیاری پیاری کلیوں کی مالا

امن کا گیت

امن کے نغمے گائیں
آؤ......امن کے نغمے گائیں

آؤ مل کر خوشیاں بانٹیں
نفرت کے کانٹوں کو چھانٹیں
پیار کے ہرسُو پھول کھلائیں
آؤ......امن کے نغمے گائیں

دہشت کی تاریک فضا میں
وحشت کی سفاک ہوا میں
الفت کی قندیل جلائیں
آؤ......امن کے نغمے گائیں

جنگ وجدل کی دنیا چھوڑیں
ظلم وستم کا ہر بت توڑیں
عدل کے پرچم کو لہرائیں
آؤ......امن کے نغمے گائیں

ہم سارے ہوں بھائی بھائی
ہم میں پیدا ہو یکتائی
اپنا اک اک خواب سجائیں
آؤ......امن کے نغمے گائیں

گیت

پھول سے پیارے، چاند سے بچے
گہنانے نہ پائیں
دھندلانے نہ پائیں

گلشن گلشن دھول ہے دیکھو
زہر بھرا ہر پھول ہے دیکھو
ہم بھی ہیں اس باغ کی کلیاں
مرجھانے نہ پائیں

ایسا ایک دھواں ہے ہر سو
پھیلا ہے کالک کا جادو
روشن روشن چہرے اپنے
سنولانے نہ پائیں

شور ہے کیسی آوازوں کا
تیز اور اونچی آوازوں کا
پھولوں جیسے ذہن ہیں اپنے
کملانے نہ پائیں

ماں کی آرزو

جلدی سے ہو جا جوان
منے پورے ہوں سب ارمان

امی کی آنکھوں کے تارے
ابو کے دل کے سہارے
جلدی سے ہو جا جوان
منے پورے ہوں سب ارمان

ماتھے پہ کرنوں کا سہرا
روشن رہے تیرا چہرا
جلدی سے ہو جا جوان
منے پورے ہوں سب ارمان

لوری

سو جا میرے لال
سو جا
سو جا میرے لال
چاند نگر کی آبادی میں
سپنوں کی رنگیں وادی میں
کھو جا میرے لال
سو جا
سو جا میرے لال
نیند سے بوجھل بوجھل پلکیں
سندر سندر سپنے دیکھیں
سو جا میرے لال
سو جا
سو جا میرے لال

لوری

سوجا ری پیاری سوجا
اے راج دُلاری سوجا
چاندی کا جھولا سونے کی ڈوری
چندا سنائے کرنوں کی لوری
سوجا ری پیاری سوجا
اے راج دُلاری سوجا
صورت ہے تیری کلیوں سے پیاری
ماں تجھ پہ صدقے ماں تجھ پہ واری
سوجا ری پیاری سوجا
اے راج دُلاری سوجا

نندیا پری

آجا ری نندیا پری آجا
آجا ری نندیا پری آجا
جگمگ ستاروں کے بل کھاتے زینے سے
نیلے فلک کے چمکتے سفینے سے
آجا ری نندیا پری آجا
آجا ری نندیا پری آجا
رنگیں پروں کو ہوا میں ہلاتی
سپنوں کی معصوم کلیاں کھلاتی
آجا ری نندیا پری آجا
آجا ری نندیا پری آجا

گیت

کہکشاں کے چمکتے ستارو!
گلستاں کے مہکتے نظارو!

رنگ بھی تم ہو خوشبو بھی تم ہو
چاند بھی تم ہو جگنو بھی تم ہو
اے چمن کی شگفتہ بہارو!
کہکشاں کے چمکتے ستارو!

تم میں قائد بھی اقبال بھی ہیں
تم میں سچل بھی خوشحال بھی ہیں
روشنی کے چمکتے منارو!
کہکشاں کے چمکتے ستارو!

تم جہاں بھی رہو جگمگاؤ!
پھول بن کر سدا مسکراؤ!
اپنے گلشن کا چہرہ نکھارو!
کہکشاں کے چمکتے ستارو!

☆☆☆☆☆☆

لوری

سوجا میرے راج دُلارے
دل کی ٹھنڈک آنکھ کے تارے

راجا سویا ، رانی سوئی
سوجا ساری بستی سوئی

ہر شے پہ خاموشی چھائی
تاریکی نے شان دکھائی

سوکر سب آرام کریں گے
دن کو وہ پھر کام کریں گے

تو بھی ننھے منّے سوجا
خوابوں کی دنیا میں کھوجا!

نغمہ

ہم ہنستی کِھلتی کلیاں ہیں
ہم جگ مگ کرتے تارے ہیں

پھولوں کی صورت مہکیں گے
ہم سورج بن کر چمکیں گے
خوشیوں کے رنگ ہمارے ہیں
ہم جگ مگ کرتے تارے ہیں

اسکول اور گھر کی زینت ہیں
ہم اپنے وطن کی عزت ہیں
امی ابو کے پیارے ہیں
ہم جگمگ کرتے تارے ہیں

دنیا کی رونق ہے ہم سے
اس گلشن میں اپنے دم سے
جنت کے سب نظارے ہیں
ہم جگمگ کرتے تارے ہیں

ملتان کی سیر

آؤ تمہیں ملتان دکھائیں
ہر منظر کی سیر کرائیں

آؤ بازاروں میں گھومیں
دلکش نظاروں میں گھومیں

پاک، حرم، بوہڑ دروازہ
اپنی منزل، اپنا جادہ

چوک کا یہ بازار ہے دیکھو
شہر کا یہ سنگھار ہے دیکھو

یہ دیکھو کس شان کی مسجد
ولی محمدؒ خان کی مسجد

دیکھو ہے یہ حُسین آگاہی
اس بازار کی شان ہے شاہی

یاں بکتا ہے سوہن حلوہ
شہر کا یہ مشہور ہے تحفہ

آؤ گھنٹہ گھر کو دیکھو!
اس کے بام و در کو دیکھو

پبلک لائبریری دیکھو
لانگے خاں کا باغ بھی دیکھو

کالج اور اسکول بھی دیکھو
کلیاں دیکھیں پھول بھی دیکھو

وہ دیکھو وہ نشتر کالج
یہاں کے ہیں مشہور معالج

وہ ریڈیو اسٹیشن دیکھو
آوازوں کا گلشن دیکھو

اس جانب ہے ضلع کچہری
لو، وہ اپنی بس بھی ٹھہری

توبہ ہے یہ کیسی گرمی
آخر ہے ملتان کی گرمی

آؤ! اب روضوں پر جائیں
درگاہوں میں بھی گھوم آئیں

یہ ہے مزارِ رُکنِ عالمؒ
جن کا فیض ہے جاری ہردم

یہ ہے موسیٰ پاکؒ کا مدفن
وہ ہے بہاء الدینؒ کا مسکن

یہ شاہِ گردیزؒ کا روضہ
ہے رُوحانی فیض کا چشمہ

قاسم باغ کی سیر کریں اب
لوٹ آئیں گے شام تلک سب

پھول اور سبزہ کیا پیارا ہے
کتنا دلکش نظارا ہے

وہ منظر اسٹیڈیم کا ہے
لیکن سورج ڈوب رہا ہے

چلو چلیں اب گھر جلدی سے
باقی کل کو سیر کریں گے

☆☆☆☆☆